مارکیٹ کا آنکھوں دیکھا حال

حسین الرحمٰن

جس شے کا انسان مالک نہ ہو اس کی خرید وفروخت سے شریعت نے منع فرمایا ہے، کیونکہ بیع تو تب ہوگی جب وہ انسان کے ملکیت میں ہو اور عندالوقت اسے حوالہ کرنے کی قدرت بھی ہو۔ آج کل مارکیٹوں میں جتنا نقصان ہو رہا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ بھی یہی ہے کہ ایک شے مارکیٹ میں موجود ہی نہیں اور نہ ہی فروخت کرنے والے کو اس پہ قدرت ہوتی ہے، اس کے باوجود اس شے کو فروخت کیا جا رہا ہوتا ہے اور اس کا سودا آگے لوگوں کے درمیاں طے ہوتا جاتا ہے۔ اسلام واحد دین ہے جس نے انسانوں کے لئے ہر چیز کی ایک حد مقرر کی ہے اور انسان کے جان ومال کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔

کچھ دن پہلے ایک شخص سے بات ہوئی، اس کا واسطہ مارکیٹ اور اس کے اندر ہونے والے معاملات سے بہت زیادہ تھا۔ میں نے اس سے مارکیٹ کے لین دین کے بارے میں دریافت کیا، تو اس نے میرے سوال کے جواب میں کہا کہ مارکیٹ میں جتنے بھی لوگ ہیں اکثریت ان میں سے ایسی شے کی خرید وفروخت کرتے ہیں کہ جس کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ شخص اس پہ قادر ہوتا ہے کہ اس شے کو سامنے پیش کر سکے پھر اس نے تفصیل سے بات شروع کی کہ ہوتا یوں ہے کہ ایک شخص نے بات کی کہ میرے پاس فلاں شے ہے اور اتنی اس کی قیمت ہے، دوسرے نے پیسے دیے اور رسید لے لی، اب یہ دوسرا بندہ، وہ رسید لے کر دوسرے کے پاس جاتا ہے اور اس کو کہتا ہے کہ میرے پاس فلاں شے ہے اور اتنی اس کی قیمت ہے اور اس کو اپنی رسید دیتا ہے اس طرح سے یہ معاملہ آٹھ سے دس افراد کے درمیان طے ہو جاتا ہے، لیکن جب مال دینے کا وقت آتا ہے تو مال سرے سے ہوتا ہی نہیں، اس صورت میں سب سے آخر میں خریدنے والا آدمی اپنے خریدار سے رجوع کرتا ہے اور وہ اپنے خریدار سے۔ اسی طرح یہ سلسلہ چلتے چلتے دوبارہ پہلے بندے تک پہنچ جاتا ہے، لیکن اس وقت بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔ وہ بندہ تو موجود ہی نہیں ہوتا جس نے سب سے پہلے مال فروخت کیا تھا۔ اب یہ سارے آپس میں لڑنے لگتے ہیں اور کئی عرصے تک یہ لڑائی چلتی ہے اور اس طرح کی لڑائی روز کا معمول ہوتا ہے۔ بسا اوقات معاملہ اتنا گھمبیر ہو جاتا ہے کہ ایک دوسرے کی جان لینے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ ان سب حضرات کا پیسہ ڈوب جاتا ہے اور اکثر حضرات دیوالیہ ہو گئے ہیں۔ چلتے پھرتے کاروباری شخص کی حالت ایسے ہو جاتی ہے کہ وہ خودکشی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور اس شخص کو دیکھو گے تو عقل یہ بات تسلیم کرنے سے قاصر ہو گی کہ یہ شخص بھی پہلے بڑا کاروباری آدمی تھا۔ بڑے بڑے دین دار لوگ بھی اس معاملے کا شکار ہو چکے ہیں اور یہ سب کچھ شریعت کے ایک حکم کی پاسداری نہ کرنے کی وجہ سے ہوا۔

یہ بات یادرکھو کہ شریعت نے بیع سلم کو جائز قرار دیا ہے جس میں پیسے پہلے وصول کئے جاتے ہیں اور مبیع بعد میں دی جاتی ہے، مگر اس کے لئے بھی چند شرائط مقرر کی ہیں، مثلاً اس مبیع کا وصف معلوم ہو، جنس معلوم ہو، قدر معلوم ہو، مبیع سپرد کرنے کا وقت معلوم ہو وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح اور بھی شرائط ہیں، اگر ان شرائط کے موافق نہ ہو تو پھر اس کی بھی اجازت نہیں ہے۔

مارکیٹ میں اس طرح کی خرید وفروخت اگر کامیاب ہو بھی جاتی ہے یعنی مال پہنچ بھی جاتا ہے تو اس میں سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ ایک شے جسے خریدا جارہا ہے اپنی قیمت سے کئی گنا مہنگی خریدی جاتی ہے مثلاً ایک شے کی قیمت پانچ روپے ہے جب اتنے افراد کے ہاتھوں سے گزر کر جاتی ہے تو اس کی قیمت پچاس روپے کو پہنچ چکی ہوتی ہے، اب اس میں نقصان عام خریدنے والوں کا ہوتا ہے۔ شریعت نے نفع کے لئے کوئی حد تو مقرر نہیں کی لیکن اتنا نفع بھی نہیں ہونا چاہیے جس سے لوگوں کو تکلیف ہو، پانچ روپے کی شے پچاس میں خریدنا اس سے اور بڑھ کر تکلیف کیا ہوسکتی ہے۔ اس طرح کے معاملات میں اور بھی امور فاسدہ ہیں ان امور فاسدہ کی وجہ سے شریعت نے اس طرح کے معاملات سے منع فرمایا ہے۔

بسا اوقات ایک دکان دار اپنی اشیاء فروخت کرنے کے لئے طرح طرح کے حیلے وبہانے کرتا رہتا ہے، کبھی ایک شے کے بجائے دوسری شے فروخت کردیتا ہے، کبھی نقل کو اصل کی صورت میں پیش کر کے فروخت کرتا ہے، کبھی کہے گا کہ پوری مارکیٹ میں اعلیٰ معیار کا مال صرف اور صرف ہمارے پاس ہی فروخت ہوتا ہے باقی حضرات تو جعلی مال فروخت کرتے ہیں۔ عام اصطلاح میں اسے دو نمبر مال سے تعبیر کیا جاتا ہے، کبھی گاہک کے پاس نزدیک آکر اس کے کان میں کہے گا کہ اصل میں اس شے کی قیمت زیادہ ہے لیکن صرف آپ کے لئے کم کردیتا ہوں حالانکہ اس کو اصل قیمت سے زیادہ بتاتا ہے اور پرانی قیمت پر فروخت کردیتا ہے، غرض طرح طرح کے جھوٹ بول کر اپنا مال فروخت کرنے کی کوشش کرتا ہے، اس سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔ جو رزق آپ کے مقدر میں ہوگا وہ آپ کو ملے گا اس کے لیے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں اور سچ بولنے کے بہت سے فوائد ہیں۔ ایک کاروبار میں برکت ہوگی، دوسری یہ کہ جس کو بھی آپ مال فروخت کروگے دوسری مرتبہ بھی وہ آپ ہی کے پاس آئے گا اور تیسرا اہم فائدہ یہ ہے کہ ثواب بھی ملے گا۔ کاروبار تو ایسے بھی کرنا ہے کیوں نہ سچ بول کے کیا جائے۔

آپ نے دیکھا ہوگا، دکان کے باہر بڑے بڑے حرفوں میں لکھا ہوتا ہے کہ خریدا ہوا مال واپس یا تبدیل نہیں ہوگا، حالانکہ یہ بات بھی شریعت کے منافی ہے، جب ایک بندہ کو مال پسند نہیں آیا یا اس میں کوئی نقص نکل آئے تو وہ کیا کرے گا اب اس کے لئے وہ چیز کسی کام کی نہیں، تو اسے اس بات کا حق ہے کہ اس شے کو واپس کرے۔ باہر ممالک کے اکثر سپر سٹورز میں لکھا ہوتا ہے کہ تین یا سات دن کے اندر خریدی ہوئی شے واپس کرسکتے ہو، یہاں تک کہ اگر اس میں آپ سے کوئی نقص پیدا بھی ہوا ہو تب بھی اس نقصان کی قیمت وصول کر کے باقی رقم آپ کو واپس کردی جاتی ہے۔ یہ ساری باتیں اسلام کی ہیں لیکن عمل ان پر غیر مسلم کررہا ہے، جس کی وجہ سے آج وہ ہم سے ہر میدان میں آگے ہیں۔ آؤ سارے عزم کریں آج کے بعد جب بھی ہمیں کاروبار وغیرہ کا موقع ملا تو صرف اور صرف سچ ہی سے کاروبار چلائیں گے۔